السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ جس وقت حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استہزاے اذان کیا تھا اس وقت حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تھے یا قبل استہزا کے؟

2۔ فی الوقع حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کراہیت تھی یا محض افترا ہے؟

3۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ کسی کتاب میں تحریر ہو تو ارقام فرمادیں۔

4۔ استہزا کی کوئی تاویل ہے یا علت کفر ہے؟ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب مرحوم نے لکھا ہے۔

5۔ جمہور ترجیع اذان کے قائل ہیں یا نہیں؟ کسی کتاب شروح حدیث میں لکھا ہو تو تحریر فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت اذان کا استہزا کیا تھا اسلام نہیں لائے تھے۔

2۔ جس وقت اسلام نہیں لائے تھے ظن غالب یہی ہے کہ اسلام کی جانب سے ان کو کراہیت قلبی رہی ہوگی۔

3۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مفصل کسی کتاب میں مرقوم ہے لیکن مجمل طور پر تو اسی حدیث اذان ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو استہزائے اذان کی آواز سن کر بلوا بھیجا اور ان میں سے ہر ایک سے اذان کہلوائی۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آپ کو خوش معلوم ہوئی تب آپ نے ان کے کل ساتھیوں کو رخصت فرمادی اور ان کو رکھ چھوڑا اور اپنے سامنے بیٹھا کر ان کے سر اور منہ اور سینے پر ناف تک اپنا دست مبارک پھیرا اور تین باران کو برکت کی دعا دی اور فرمایا: تم جاؤ اور بیت الحرام کے پاس اذان کہو، انھوں نے عرض کی کہ مجھ کو سنت اذان تعلیم فرمادیجئے تب آپ نے نفس نفیس سنت اذان سکھا دی اور اس کام کو اور کسی کے سپرد نہیں فرمایا۔ آپ نے جو سنت اذان تعلیم فرمائی اس میں ہے کہ ترجیع بھی خود آپ ہی نے تعلیم فرمائی۔ تعلیم اذان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست پر ان کو مکہ معظمہ کا موذن مقرر فرمایا، جواب تک یہ عہدہ ان کے خاندان میں چلا آیا۔

4۔ ظاہر تو یہی ہے کہ استہزا کی علت کفر ہے کیونکہ جس وقت تک وہ اسلام نہیں لائے تھے لیکن جس وقت آپ نے ان کو ترجیع سکھائی تھی۔ اس وقت اسلام کے نور سے ان کا دل منور ہو چکا تھا پس اس وقت کی نسبت یہ کہنا کہ "یہ تکرار برفع صوت (ترجیع) واسطے رفع کراہت قلبی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور واسطے رفع کفر حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھا نہ یہ کہ تکرار کو سنت اذان فرمایا ہے مگر حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو نہ سمجھے "صحت سے بہت دور معلوم ہوتا ہے اور نسائی میں بھی کہیں اس کا کچھ ذکر نہیں ہے بلکہ علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ حنفی نے "نصب الرایۃ" میں اس کی کافی تردید فرمادی ہے۔ "نصب الرایۃ" ((131/1)) کی عبارت یہ ہے

"ویردھا لفظ ابی داود قلت یا رسول اللہ علمنی سنۃ الاذان وفیہ ثم تقول اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ تخفض بھا صوتک ثم ترفع صوتک بھا فجعلہ من سنۃ الاذان وھو کذلک فی صحیح ابن حبان ومسند احمد"

ابوداود کے یہ الفاظ ان کا رد کرتے ہیں (ابو محذورہ کا بیان ہے) کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر تم کہو:

"اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ"

(پہلی دفعہ) تو یہ کہتے ہوئے آواز کو پست رکھ پھر (دوسری مرتبہ) ان کو بلند آواز کے ساتھ کہہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ترجیع شہادتین) کو اذان کے طریقے میں (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا) شامل کیا ہے (صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ میں بھی اسی طرح بیان ہوا ہے

5۔ ہاں جمہور ترجیع اذان کے قائل ہیں۔ "نیل الاوطار" (337/1) میں ہے۔

"وذھب الشافعی ومالک واحمد وجمھور العلماء کما قال النووي الی ان الترجیح فی الاذان ثابت لحدیث ابی محذورۃ... الی قولہ ویرجح ایضا عمل اھل مکۃ والمدینۃ بہ"

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک احمد اور جمہور علماء رحمۃ اللہ علیہ اس طرف گئے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی وجہ سے اذان میں ترجیع ثابت ہے۔ حتیٰ کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ کا)

(ترجیع والی اذان کہنا بھی اس کو راجح قرار دیتا ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:139

محدث فتویٰ